کرنے والا، صورت بنانے والا، واسطے اس کے ہیں نام اچھے۔ ساتھ پاکی کے یاد کرتے ہیں اوس کو وہ چیز کہ بیچ آسمانوں اور زمین کے ہے اور وہ غالب ہے، دانا۔ نقل کی یہ ترمذی، دارمی، ابن سنی نے۔

فائدہ ۷۵۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس "اعوذ" کو مع ان تین آیتوں اخیر سورۂ حشر کے پڑھتا ہے صبح کو متعین کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ اوس کے ستر ہزار فرشتے کہ دعا بخشش کی کرتے ہیں شام تلک اور اگر دن میں مرتا ہے شہید مرتا ہے۔ اور جو کوئی شام کو پڑھتا ہے یہی درجہ پاتا ہے"

مولانا محمد احسن نانوتوی (ف ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء) نے مالک مجتبائی پریس دہلی کی درخواست پر اس ترجمہ کو با محاورہ بنایا۔ نظر ثانی، تصحیح و درستی کے فرائض انجام دیئے اور تاریخی نام خیر متین رکھا۔

مفتی عنایت احمد کاکوروی

مفتی عنایت احمد بن منشی محمد بخش ۹ رشوال ۱۲۲۸ھ / ۱۸۱۳ء میں دیوہ میں پیدا ہوئے کاکوری اور رام پور میں تعلیم حاصل کی پھر دہلی میں شاہ محمد اسحاق کی خدمت میں کتب حدیث سبقاً سبقاً پڑھیں اور علی گڑھ میں مولوی بزرگ علی مارہروی سے علوم منقول و معقول کی کتابیں ختم کیں۔ بزرگ علی کے انتقال کے بعد اسی مدرسہ میں مدرس ہوگئے۔ اس کے بعد علی گڑھ میں مفتی و منصف ہوئے۔ ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء میں بریلی (روہیل کھنڈ) صدر امین مقرر ہو کر آئے۔ مفتی صاحب نے بریلی میں ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۴ء میں ایک انجمن "جلسہ تائید دین متین" کے نام سے قائم کی جس کا مقصد مسلمانوں میں اصلاحی اور تبلیغی لٹریچر پھیلانا تھا۔ اس انجمن کی طرف سے مفتی صاحب نے چھوٹے چھوٹے رسالے اردو زبان میں چھپوا کر تقسیم کیے۔

ضمان الفردوس، بیان قدر شب برات، رسالہ در مذمت میلہ ہا، فضائل علم و

علمائے دین، محاسن العمل الافضل مع التتمات، فضائل درود وسلام اور ہدایت الاضاحی بریلی میں ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۵ء میں لکھی گئیں۔

مفتی صاحب بریلی میں تھے جنگِ آزادی کا آغاز ہوگیا۔ مفتی صاحب نے فتویٰ دیا کہ نواب خاں بہادر خاں (ناظم روہیل کھنڈ) کی قومی حکومت کو آمدنی کا دس فی صدی حصہ دے کر مدد کرنی چاہیے۔ اس جرم میں حبس دوام بعبور دریائے شور کی سزا ہوئی۔

مفتی صاحب نے جزیرۂ انڈمان میں بھی تصنیف وتالیف کا کام جاری رکھا۔ انڈمان کی تصنیفات میں چھ کتابوں (۱) وظیفہ کریمہ (۲) خجستہ بہار (۳) علم الصیغہ (۴) احادیث الحبیب المتبرکہ (۵) تواریخ حبیب الہ اور (۶) ترجمہ تقویم البلدان کے نام معلوم ہوسکے۔ تقویم البلدان کا ترجمہ رہائی کا سبب بنا۔

مفتی صاحب کی تصنیفات میں الکلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین، علم الفرائض مع ملخصات الحساب، الدر الفرید فی مسائل القیام والصوم العید، تصدیق المسیح ردرع الکلمۃ القبیح بھی قابل ذکر ہیں۔

۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء میں مفتی صاحب رہا ہوکر وطن آئے اور کان پور میں قیام کیا اور مدرسہ فیض عام کی بنا ڈالی۔ ۱۲۷۹ھ/۱۸۶۳ء میں حج کو گئے، اتفاق سے جدہ کے قریب جہاز چٹان سے ٹکرا کر ڈوب گیا اور مفتی صاحب غریق وشہید ہوئے[1]

علم الفرائض

علم الفرائض میں مولوی نوازش علی نگینوی کی ایک منظوم کتاب جامع ہے ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء میں مفتی عنایت احمد نے اس کتاب کی شرح اُردو زبان میں "علم الفرائض" کے نام سے لکھی۔ نمونہ ملاحظہ ہو ہے[2]

بعد حمد وصلوٰۃ کے جاننا چاہیے کہ علمائے دین نے کتابیں دین کی

---

[1] مفتی عنایت احمد کاکوروی کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو "تذکرہ مشاہیرِ کاکوری" از علی حیدر

[2] "علم الفرائض" از مفتی عنایت احمد صفحہ ۲ (مطبع نظامی کان پور ۱۲۹۴ھ/۱۸۷۷ء)

اردو میں تالیف کیں اور یہ بات بہت موجب ہدایت اور شیوع
علوم دینیہ کی ہوئی۔ ہزاروں جاہل قرآن شریف اور احادیث
حضرت خیر البشر کے معانی سے واقف ہوگئے اور عقائد اسلام اور
مسائل فقہیہ سے مطلع ہوئے مگر آج تک کوئی کتاب علم فرائض میں
بزبان اردو نظر سے نہیں گزری۔ اور یہ علم بھی منجملہ علوم دینیہ
کے ایک علیحدہ علم ہے ..... لہذا خاکسار ذرہ بے مقدار متمسم بذیل
سید انبیاء محمد عنایت احمد غفرلہ الصمد بہ نظر نفع رسانی برادران مومنین
کے جمیع مسائل ضروریہ فرائض کو زبان اردو میں بیان کرتا ہے۔"

ضمان الفردوس

تاریخی نام ہے، جس سے ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء نکلتے ہیں۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں ان گناہوں کا ذکر ہے جو زبان سے متعلق ہیں اور دوسرے باب میں عضو خاص سے متعلق گناہوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ نمونہ ملاحظہ ہو[۱]

"امام احمد اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر خصلت مسلمان آدمی کی ہوسکتی ہے
سوائے خیانت اور جھوٹ کے ایمان میں اور خیانت اور جھوٹ میں
نہایت ضد ہے۔ ایمان کے ساتھ جھوٹ اور خیانت جمع نہیں ہوسکتے۔
صحیحین میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لازم
پکڑو تم سچ کو۔ بیشک سچ ہدایت کرتا ہے طرف نیکو کاری کے اور
نیکو کاری پہنچاتی ہے جنت کو۔ آدمی سچ بولتا ہے اور دھیان رکھتا
ہے سچ کا یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک صدیق لکھ لیا جاتا ہے۔"

۱؎ ضمان الفردوس از مفتی عنایت احمد صفحہ ۱۱ (مطبع نظامی کان پور ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۶ء)